رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

الفضل

روزنامہ

دارالامان قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
بیرون ہندسالانہ

قیمت تین پیسے

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۸ | ۲۴ ماہ اخاء ۱۳۱۹ ہش | ۲۱ رمضان | ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۴۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۸ ماہ اخاء ۱۳۱۹ ہش مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۰ء

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

غیر مبائعین اور منافقین

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

گو ابھی کمزوری کی وجہ سے میری لاتیں کانپ رہی ہیں۔ اور میں سہولت کے ساتھ جمعہ کے لئے نہیں آسکتا تھا۔ لیکن چونکہ یہ

رمضان کے دن

ہیں۔ اس لئے اس مبارک مہینہ کے ایک اور جمعہ کو ضائع کرنا میری طبیعت نے پسند نہ کیا۔ اور میں نے مناسب سمجھا۔ کہ جس طرح بھی ہو۔ جمعہ خود جا کر پڑھاؤں۔

انسان کے ساتھ

بیماری اور صحت کے دور

لگے ہوئے ہیں۔ وہ بیمار بھی ہوتا ہے اور تندرست بھی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انبیاء بھی اس سے خالی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اولیاء بھی اس سے خالی نہیں۔ اسی طرح صلحا بھی اس سے خالی نہیں۔ اور اشقیاء بھی اس سے خالی نہیں۔ لیکن یہی بیماریاں جب ایک مومن پر آتی ہیں۔ تو اُس کے اور اس کے دوستوں کے لئے فائدہ کا موجب بن جاتی ہیں۔ اور یہی بیماریاں جب غیر مومن پر آتی ہیں۔ تو اس کے اور اس کے دوستوں کے لئے ابتلا اور ٹھوکر کا موجب بن جاتی ہیں۔ مجھے ان ایام میں کئی خطوط باہر سے بھی آئے ہیں اور یہاں سے بھی آئے ہیں۔ باہر سے جو خط آئے ہیں ان میں سے بعض میں یہ ذکر کیا گیا ہے۔ کہ غیر مبائعین آج کل میرے متعلق یہ دعوے کر رہے ہیں۔ کہ ان کی عمر باون ۵۲ سال سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ اور یہ کہ اس عرصہ میں وہ ضرور فوت ہو جائیں گے۔

زندگی اور موت تو اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے

لیکن میں سمجھتا ہوں۔ اگر غیر مبائعین یہ کہتے ہیں۔ تو بہتر ہے۔ وہ اس کو تحریر میں لے آئیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو جھوٹا کر کے دکھلاوے گا۔

اسی طرح بعض منافقوں کی نسبت مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے میرے متعلق کہا۔ کہ اس بیماری سے یہ اب نہیں اٹھیں گے میں نے بتایا ہے۔ کہ بیماری اور صحت تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اور اسی کے مصالح کے ماتحت آتی ہے۔ دُنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں۔ جو کبھی بیمار نہیں ہوا۔ اور دُنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں جو موت سے محفوظ رہ سکتا ہو۔ لوگ بیمار بھی ہوتے چلے آئے ہیں۔ اور مرتے بھی چلے آئے ہیں۔ بلکہ دُنیا میں صرف ایک ہی انسان ایسا تھا۔ جسے زندہ سمجھا جاتا تھا مگر ہماری جماعت نے تو اس کی موت پر بھی زور ہی دیا ہے۔ لیکن باوجود اس کے اُن

منافقین کو خدا نے یہ خوشی کا موقعہ نہ دیا

اور اُن کے دعوے یونہی چلے گئے۔

ماہ شوال میں سات روزے

اس کے بعد میں آج کے خطبہ میں اُن روزوں کے متعلق اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ جو ہر سال رمضان کے علاوہ ہماری جماعت کی طرف سے رکھے جاتے ہیں۔ [illegible] سے جو بیماری کی وجہ سے رمضان کے روزے بھی نہیں رکھ رہا۔ کچھ زیب تو نہیں دیتا۔ کہ میں روزوں کی تحریک کروں۔ مگر جماعتی نظام کے لحاظ سے ایک قوم کے لیڈر کو بعض دفعہ ایسے موقعہ پر بھی حکم دینا پڑتا ہے۔ جبکہ وہ خود معذور ہوتا ہے۔

پس میں اللہ تعالیٰ سے اپنی ان خطاؤں کے متعلق عفو کی درخواست کرتے ہوئے جن کی وجہ سے مجھے یہ روزے چھوڑنے پڑے ہیں۔ اعلان کرتا ہوں کہ اس دفعہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ رمضان کے بعد

شوال کے مہینہ میں سات روزے

رکھے جائیں گے۔ (یہ روزے سابق کی طرح ہر پیر اور جمعرات کو رکھے جائیں گے اور عید کے بعد پہلے پیر سے شروع ہونگے) ان روزوں میں خصوصیت کے ساتھ جماعت کے دوستوں کو میں تاکید کرتا ہوں۔ کہ وہ دُعائیں کریں۔ کہ دُنیا کی موجودہ فضا جو جنگ کی وجہ سے بگڑی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بدنتائج سے

اسلام اور احمدیت

کو محفوظ رکھے۔ جو لوگ حقائق سے ناواقف ہیں۔ وہ اس امر کو نہیں جانتے [illegible]

Bangalore

175

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ اخاء ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے دس بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت آج دن میں کچھ وقت تک متلی کی وجہ سے ناساز رہی۔ لیکن اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو ہنوز بخار، سردرد اور نزلہ کی تکلیف ہے دعائے صحت کی جائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے پاؤں میں نقرس کی تکلیف ہے۔ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ گو صبح کے وقت ضعفِ قلب کا دورہ ہو گیا تھا۔ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ تا حال علیل ہیں۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت آج ناساز ہے۔ احباب سب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

کہ حالات کیا رنگ اختیار کر چکے ہیں مگر جو حقائق سے آگاہ ہیں وہ جانتے ہیں۔ کہ **دنیا کے حالات بہت زیادہ خراب** ہیں۔ بہ نسبت ان حالات کے جو سطح پر نظر آتے ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے گزشتہ سال ستمبر یا اکتوبر کے خطبہ میں بیان کیا تھا۔ ظاہر میں نظر آنے والے اتحادوں سے بہت زیادہ اندرونی اتحاد ہیں۔ اور پھر ان میں بھی تغیر ہوتا رہتا ہے۔ کبھی ایک سے اتحاد ہوتا ہے۔ اور کبھی دوسرے سے۔ اگر یہ تمام اندرونی سازشیں دنیا کے سامنے آ جائیں۔ تو لوگ حیران ہو جائیں۔ اور وہ گھبرا کر کہہ اٹھیں۔ کہ نہ معلوم اب کیا ہونے والا ہے۔

ہندوستان خطرہ میں

اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بارہ میں **بہت سی غیب کی خبریں** بتائی ہوئی ہیں۔ جن میں سے اکثر میں اپنے بعض دوستوں کے سامنے بیان کر چکا ہوں اور ان میں سے بعض باتیں پوری بھی ہو چکی ہیں۔ مگر یہ موقعہ ان کے بیان کرنے کا نہیں۔ اس وقت میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ دنیا میں بہت سے خطرات پیدا ہو چکے ہیں۔ اور ان خطرات سے **ہندوستان بھی محفوظ نہیں** بلکہ بہت زیادہ ان کی زد میں ہے۔ اس وقت قومیں گویا جوئے کی بازی لگا رہی ہیں۔ اور وہ سمجھتی ہیں۔ کہ اگر انہیں جان بچانے کے لئے بعض ملک دوسروں کے حوالے کرنے پڑیں۔ تو بھی اس میں انہیں دریغ نہیں ہونا چاہئیے۔ حکومتیں آپس میں ملکوں کی تقسیم کر رہی ہیں۔ اور کہتی ہیں۔ کہ اس ملک کا فلاں حصہ تم لے لو۔ اور ہماری مدد کرو۔ فلاں حصہ وہ لے لے۔ اور وہ ہماری مدد کرے۔ گویا انسانوں کی جانیں اور ملک اس وقت ایسی ہی حیثیت رکھتے ہیں۔ جیسی دو بیّوں اور چونیوں کی حیثیت ہوتی ہے۔ بلکہ اس جرأت اور دلیری سے تو کوئی شخص چونی بھی اپنے ہاتھ سے دوسرے کو نہیں دیتا۔ جس جرأت اور دلیری سے آج ملکوں۔ جانوں اور عزتوں کی قربانی پیش کی جا رہی ہے۔ ایسے موقعہ پر ہندوستان جس کے پاس نہ تو کافی سامانِ جنگ ہے۔ اور نہ اس میں **مقابلہ کی طاقت** اور ہمت ہے۔ اس کی حیثیت ہی کیا رہ جاتی ہے۔

جن ممالک کے پاس فوجیں ہیں جن کے پاس ہوائی جہاز ہیں۔ جن کے پاس بحری جہاز ہیں۔ جن کے پاس خشکی اور تری کی فوجیں ہیں۔ جن کے پاس توپیں اور بڑے بڑے ٹینک ہیں۔ وہ بھی آج تقسیم ہو رہے ہیں۔ پھر اس نہتے اور بے کس ملک کے متعلق کیا امید کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ دشمن کا مقابلہ کر سکے گا۔

یہاں کے اکثر ہندو گائے کو پوجتے ہیں۔ اور **گائے کی حالت** یہ ہوتی ہے۔ کہ اسے جو شخص بھی کان سے پکڑے۔ وہ اس کے ساتھ چل پڑتی ہے۔ اور جس قیمت پر بھی وہ فروخت کرنا چاہے اس قیمت پر وہ فروخت کر دیتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ شائد اسی شرک کی اللہ تعالیٰ نے ہندوستانیوں کو یہ سزا دی ہے۔ اور شائد اسی وجہ سے اس کی مشیت نے فیصلہ کیا۔ کہ تم چونکہ گائے کو ہمارا شریک ٹھہراتے ہو۔ اس لئے ہم تمہیں بھی گائے کی طرح بنا دیتے ہیں۔ جاؤ اور دُنیا میں دوسروں کے ہاتھ بکتے پھرو۔ اگر ہندوستان اس شرک سے پاک ہوتا۔ اور اگر یہاں کے رہنے والے عقل سے کام لیتے۔ اور گائے کی پرستش کرنے کی بجائے **اللہ تعالیٰ کی پرستش** کرتے تو ممکن تھا اللہ تعالیٰ گائے کی بجائے انسانیت کا کوئی اچھا رتبہ انہیں عطا کر دیتا۔ مگر چونکہ انہوں نے شرک کیا۔ اس لئے جس طرح گائے بکتی پھرتی ہے۔ اسی طرح ہندوستانی بکتے رہتے ہیں۔ اور جس طرح گائے دوسروں کو تو دودھ دیتی ہے۔ اور خود بھوسہ کھا کر گزارہ کرتی ہے۔ اسی طرح ہندوستان سے دوسری قومیں تو فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ اور ہندوستانیوں کو کوئی پوچھتا بھی نہیں۔

پس **ہندوستان کے لئے بہت زیادہ خطرات** ہیں۔ اور اس کے پاس اپنی حفاظت کے پُورے سامان بھی موجود نہیں۔ اس کا پتہ اس امر سے لگ سکتا ہے۔ کہ وہ سامانِ جنگ جن کے متعلق ہندوستانی ہمیشہ یہ اعتراض کیا کرتے تھے۔ کہ ان کے تیار کرنے میں گورنمنٹ اسراف سے کام لے رہی ہے۔ آج اتنے تھوڑے نظر آتے ہیں۔ کہ یوں معلوم ہوتا ہے۔ گویا گورنمنٹ نے ابھی **ہندوستان کی حفاظت کے لئے** کچھ بھی نہیں کیا۔ اور سچی بات تو یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے پاس سامانِ حرب کی اس قدر قلت ہے۔ کہ اگر کوئی بڑی طاقت اس پر حملہ آور ہو۔ تو دو دن بھی یہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ مہلت دے دے۔ اور لڑائی لمبی ہو جائے۔ اور وہ ہوائی جہاز جو امریکہ سے حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ وہ حاصل ہو جائیں۔ اسی طرح ٹینک اور ہوائی پائلٹ وغیرہ تیار ہو جائیں۔ تو اور بات ہے۔ ورنہ موجودہ حالت تو ایسی ہے۔ کہ ہندوستان صرف **انگلستان کے رعب** کی وجہ سے بچا ہوا ہے۔ ورنہ اگر اس ملک پر کوئی قوم حملہ آور ہو۔ تو یہ اس کا پُوری طرح مقابلہ نہیں کر سکتا۔

دُعا کرو کہ اللہ تعالیٰ انگریزوں کو موجودہ مصیبت سے نجات دے

پس نادان ہیں وہ جو یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ آج انگلستان سے الگ ہو کر ہندوستان کوئی طاقت حاصل کر سکتا ہے۔ آج **ہندوستان اور انگلستان کی قسمت ایک ہی پلڑے میں** ہے۔ ایک جھکا تو دوسرا بھی جھکے گا۔ اور اگر ایک اونچا ہوا تو دوسرا بھی اونچا ہوگا۔ یہ سوال نہیں۔ کہ ان حالات کی ذمہ داری کس پر ہے۔ ذمہ داری کسی پر ہو۔ موجودہ صورتِ حالات یہ ہے۔ کہ ہندوستان کی حفاظت کی ذمہ داری انگلستان پر عائد ہے۔ اور اس جنگ میں انگلستان کی کمزوری ہندوستان کے لئے سخت نقصان رساں اور مہلک ثابت ہو سکتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس دوست دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ وُہ سامان پیدا کرے۔ جو اسلام کے لئے احمدیت کے لئے اور خود ہمارے ملک کے لئے مفید ہوں۔ اسی طرح وُہ اس بات کے لئے بھی دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان مصیبت کی گھڑیوں میں

انگلستان کی مدد

کرے۔ کیونکہ جہاں تک میری عقل کام کرتی ہے۔ میں یہ نہیں جانتا۔ کہ تمہاری عقل بھی یہی کہتی ہے۔ یا اس کے خلاف۔ اس لئے میں "ہماری عقل" کی بجائے "میری عقل" کے الفاظ استعمال کرتا ہوں۔ اور کہتا ہُوں۔ کہ جہاں تک میری عقل کام کرتی ہے۔ مجھے انگلستان مظلوم نظر آتا ہے اور جو اس کے مقابل میں ہیں۔ وُہ ظالم نظر آتے ہیں۔ ممکن ہے۔ میری یہ بات غلط ہو۔ اصل حالات تو اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ لیکن

میری عقل

اس وقت تک یہی کہتی ہے۔ کہ انگریز مظلوم ہیں۔ پس جن جن دوستوں کی عقل بھی یہی کہتی ہو۔ کہ جرمنی ظالم ہے۔ اور برطانیہ مظلوم۔ ان سے میں یہ بھی کہتا ہوں۔ کہ وُہ جہاں یہ دُعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارے مذہب۔ ہمارے سلسلہ اور ہمارے دین کی حفاظت کرے۔ اور اس جنگ کو اس کی ترقی کا موجب بنائے۔ وہاں وُہ انگلستان کے لئے بھی جس سے ہندوستان کی قسمت وابستہ ہے۔ دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے۔ اور موجودہ مشکلات سے اسے نجات بخشے۔

دُعا کوئی ایسا امر نہیں۔ جو حکماً کرایا جاسکے۔ دُنیا میں سے کوئی شخص تمہارے

دل سے یہ آواز

نکلوا نہیں سکتا۔ خواہ میں ہی ہوں۔ یا کوئی اور۔ بلکہ اللہ تعالےٰ بھی اس قسم کی آواز کِس کے دل سے نہیں نکلواتا۔ جب تک انسان اس کے سامنے اپنے آپ کو کلیتہً ڈال نہ دے۔ یہ بات صرف تمہارے دل کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اور تم اس امر کا اختیار رکھتے ہو۔ کہ چاہو۔ تو دُعا کرو۔ اور چاہو۔ تو نہ کرو۔

پس میں یہ نہیں کہتا۔ کہ تم میں سے ہر شخص دُعا کرے۔ جو دُعا اسلام اور احمدیت سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کے متعلق تو میں یہ خیال بھی نہیں کرسکتا۔ کہ ہماری جماعت میں سے کوئی ایسا شخص بھی ہوسکتا ہے۔ جو وُہ دُعا مانگنے کے لئے تیار نہ ہو کیونکہ اگر کوئی شخص ایسا ہے۔ جو یہ خیال کرتا ہے۔ کہ اسلام اگر تباہ ہوتا ہے۔ تو ہوجائے۔ احمدیت کے مٹنے کا اگر امکان ہے۔ تو بے شک وُہ مٹ جائے۔ مجھے اس کی پروا نہیں۔ تو وُہ احمدی ہی نہیں۔ اور نہ ایسے شخص کا احمدی کہلانا اپنے اندر کوئی حقیقت رکھتا ہے۔

پس میں یہ ماننے کے لئے تیار نہیں۔ کہ ہماری جماعت میں سے کوئی شخص ایسا ہوسکتا ہے۔ جو

اسلام اور احمدیت کیلئے بھی دُعا

مانگنے کے لئے تیار نہ ہو۔ اسی طرح انسان کی خود غرضی کو دیکھتے ہُوئے میں یہ امید بھی نہیں کرسکتا۔ کہ کوئی شخص یہ کہے۔ کہ ہندوستان اگر تباہ ہوتا ہے۔ تو بے شک ہوجائے۔ مجھے اس کی پروا نہیں۔

پس ان معاملات کے متعلق میں یہ نہیں کہتا۔ کہ اگر تم مجھ سے متفق ہو۔ تو دُعا کرو۔ کیونکہ ان امور کے متعلق اس لئے نہیں۔ کہ میں حکم دیتا ہوں۔ اور تم میرا حکم ماننے پر مجبور ہو۔ بلکہ اس لئے کہ یہ دُعا خود بخود تمہارے دل سے نکل ہی رہی ہوگی۔ (اور اگر تم میں اتنی عقل و خرد بھی نہیں۔ کہ تم اسلام اور احمدیت اور اپنے ملک کے مفاد کو سمجھ سکو۔ تو پھر تم میرے مخاطب نہیں۔ بلکہ ایسی حالت میں تم کسی کے بھی مخاطب نہیں ہوسکتے۔ نہ میرے۔ نہ خدا اور اس کے رسُول کے۔ کیونکہ خدا بھی انسان کو اسی وقت مخاطب کرتا ہے جب اس کے اندر عقل موجود ہو) لیکن دوسرے حصہ کے متعلق میں کہتا ہوں۔ کہ اگر تم مجھ سے متفق ہو۔ تو یہ دُعا بھی کرو۔ کہ اللہ تعالےٰ انگریزی قوم کو موجودہ مصیبت سے نجات دے۔

ممکن ہے۔ بعض سیاسی نقطۂ نگاہ سے یہ خیال کرتے ہوں۔ کہ

انگریزوں کی شکست

اس وقت ہندوستان کے لئے مفید ہے اور گو میں انہیں غلطی پر ہی سمجھوں گا۔ مگر میں ان سے یہ نہیں کہوں گا۔ کہ وُہ برطانیہ کی کامیابی کے لئے دُعا کریں۔ کیونکہ کسی کے مونہہ کی دُعا خدا تک نہیں پہونچ سکتی۔ جب تک دل کا درد اس کے ساتھ شامل نہ ہو۔ اور میں یہ تماشا نہیں کرانا چاہتا۔ کہ کسی کا دل تو برطانیہ کی کامیابی کو نہ چاہے۔ اور مونہہ سے وُہ اس کی کامیابی کے لئے دُعا کر رہا ہو۔ مگر جو اس بارہ میں مجھ سے متفق ہُوں ان سے میں کہتا ہُوں۔ کہ اگر وُہ سمجھتے ہیں۔ کہ

احمدیت کی اشاعت انگریزوں کی حکومت میں

زیادہ عمدگی کے ساتھ ہوسکتی ہے۔ تو ان کا فرض ہے۔ کہ وُہ برطانیہ کی کامیابی کے لئے دُعا کریں۔ اس قسم کی حکومتیں اور بھی ہیں۔ یہ نہیں۔ کہ انگریز ہم سے کوئی خاص رعائت کرتے ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ یہ بھی ہم سے اُلجھ جاتے ہیں لیکن باوجود اس کے ان کے ممالک میں تبلیغ زیادہ آسانی سے ہوسکتی ہے۔ کیونکہ ان میں سے کچھ تو مذہب سے بیگانہ ہیں۔ اور اس وجہ سے مذہبی معاملات میں زیادہ دخل نہیں دیتے۔ اور کچھ لوگ واقع میں وسیع الحوصلہ ہیں۔ اور رواداری ہیں۔ پس ان کی مذہب سے بے اعتنائی اور بعض کی رواداری ہمارے کام آجاتی ہے۔ جیسا کہتے ہیں۔ ع

خدا شرّے برانگیزد کہ خیرے ما دراں باشد

ان کی مذہب سے بے اعتنائی بھی ان کی قوم کے لئے ایک شر ہے۔ مگر یہ بے اعتنائی ہمارے کام آجاتی ہے۔ اور ہم سہولت کے ساتھ اپنے مذہب کی اشاعت کرتے چلے جاتے ہیں۔

پس جو دوست اس بات کو سمجھتے ہیں کہ ان کے ملکوں اور علاقوں میں احمدیت اچھی طرح پھیل سکتی ہے۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ ان کی کامیابی کے لئے دُعا بھی کریں۔ جو شخص یہ سمجھنے کے باوجود کہ ان کی مذہب سے بے اعتنائی یا تعصب سے خالی ہوتا ہمارے کام آ رہا ہے۔ اور سلسلہ اور اسلام کو فائدہ پہونچا رہا ہے۔ پھر بھی ان کی کامیابی کے لئے دُعا نہیں کرتا۔ میں سمجھتا ہوں۔ وُہ اپنے

عمل سے دین کو نقصان

پہونچاتا ہے۔ کیونکہ وُہ جانتا ہے۔ کہ دین کا فائدہ ان کی کامیابی میں ہے۔ مگر ان کی کامیابی کے لئے دُعا نہ کرکے دین کو نقصان پہونچاتا ہے۔ ہاں جو شخص یہ نہیں سمجھتا۔ گو میرے نزدیک وُہ غلطی پر ہے۔ مگر میں اسے دُعا کے لئے نہیں کہتا۔ کیونکہ جب وہ اس بات پر یقین ہی نہیں رکھتا۔ کہ دین کا فائدہ ان کی کامیابی میں ہے۔ تو اُسے دُعا کے لئے کس طرح کہا جاسکتا ہے۔

چندۂ تحریک جدید میں حصّہ لینے والوں کیلئے دُعا کی جائے

دوسری چیز جو ان دُعاؤں میں یاد رکھنی چاہیئے۔ وُہ تحریک جدید کے چندہ کے مطالبہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے دوستوں کو معلوم ہے۔ کہ مَیں یہ کوشش کررہا ہوں (اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اس کوشش میں کامیاب ہوتا ہوں یا نہیں۔ اور میری اس جدوجہد کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ ابھی تو اس میں بہت سی مشکلات اور روکیں حائل ہو رہی ہیں۔) کہ تحریک جدید کے چندہ سے ایک ایسا

مستقل فنڈ

قائم کردیا جائے۔ جس کے نتیجہ میں تبلیغ کا کام عام چندوں کے بڑھنے گھٹنے کے اثر سے آزاد ہوجائے۔ جو لوگ اس کام میں حصہ لے رہے ہیں۔ وُہ اشاعتِ دین کی ایک مستقل بنیاد قائم کررہے ہیں۔ اگر اللہ تعالےٰ نے مجھے اس میں کامیاب کردیا۔ تو وُہ عملی طور پر اس بنیاد کو قائم کرنے والے ہونگے۔ اور اگر میری ان کوششوں میں اللہ تعالےٰ کی کسی حکمت کے ماتحت کامیابی نہ ہُوئی۔ تب بھی خدا تعالےٰ کے نزدیک وُہ ایسے ہی سمجھے جائیں گے۔ جیسے مستقل بنیاد رکھنے والے۔ پس ایسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قربانی کرنے والے دوست

اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ جماعت کے تمام لوگ ان کے لئے دُعا کریں۔ جو لوگ تحریک جدید میں حصہ نہیں لے رہے۔ اپنی مجبوریوں کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ یہ طوعی تحریک ہے۔ اور اس میں شمولیت انہوں نے ضروری نہیں سمجھی۔ ان کا کم سے کم فرض یہ ہے۔ کہ وُہ تحریک جدید میں حصہ لینے والوں کے لئے دُعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے ان کے قدم کو نیکیوں میں بڑھائے۔ اور ان کا انجام بخیر کرے۔ درحقیقت صحیح معنوں میں

نیک وہی ہے جس کا انجام نیک ہو

اور بد وہی ہے جس کا انجام بُرا ہو۔ قرآن کریم نے اسی امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت یعقوب علیہ السلام کی یہ وصیت بیان فرمائی ہے۔ جو انہوں نے اپنے بیٹوں کو کی۔ کہ لَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُونَ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ درمیانی زندگی میں تم بے شک بدمعاش رہنا۔ صرف مرتے وقت خدا کی طرف متوجہ ہو جانا بلکہ حضرت یعقوب علیہ السلام یہ فرماتے ہیں کہ میں تو تمہارے انجام کو دیکھنا چاہتا ہوں مجھے تمہاری درمیانی نیکیوں سے کوئی غرض نہیں۔ اگر تم بالفرض زندگی میں نیکیاں بھی کرتے رہے۔ لیکن تمہارا انجام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پر نہ ہوُا۔ تو پھر تم کسی اور طرف جاؤ گے۔ اور میں کسی اور طرف جاؤں گا۔ دُنیا میں کوئی باپ ایسا نہیں۔ جو یہ خواہش نہ رکھتا ہو۔ کہ اس کی اولاد اس کے پاس رہے۔ دُنیا میں ہر انسان کے اندر یہ خواہش پائی جاتی ہے۔ اور اگلے جہان میں بھی یہ خواہش موجود ہوگی۔ بلکہ یہاں تو کئی قسم کی مجبوریوں کی وجہ سے اولاد اپنے ماں باپ سے جدا بھی رہتی ہے۔ لیکن اگلے جہان میں ایسا نہیں ہوگا۔ بلکہ وہاں اللہ تعالےٰ ماں باپ کی اس خواہش کا ایسا احترام کریگا۔ کہ اپنے عام قانون کو بھی بدل دیگا اور اولاد کو خواہ وُہ ایمان کے کسی درجہ پر ہوں۔ ان کے ماں باپ کے پاس رکھیگا فرض کرو جنت کے ایک کروڑ درجے ہوں اور بچہ تو دسویں حصہ کا مستحق ہو۔ اور باپ کروڑویں حصہ کا۔ تو اللہ تعالےٰ اس خواہش کے احترام میں دس والے کو اٹھا کر کروڑ والے کے مقام تک پہونچا دیگا۔ اور یہ برداشت نہیں کرے گا۔ کہ باپ کو یہ صدمہ رہے۔ کہ اس کا بچہ اس سے جدا ہے پس وہاں ماں باپ کی اس محبت کا انتہائی احترام کیا جائے گا۔ اور

بچوں کو اپنے ماں باپ کے پاس رکھا جائے گا۔

اور اگر کسی کے بچے جنت کے اعلیٰ مقام پر ہوئے اور ماں باپ ادنےٰ مقام پر۔ تو اللہ تعالےٰ ماں باپ کو بلند کر کے ان کے بچے کے پاس لے جائیگا۔ بہر حال جذباتِ پدری اور جذباتِ مادری کا احترام وہاں انتہاء تک پہونچا ہوُا ہوگا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اسی امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ لَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُونَ۔ کہ اے میرے بیٹو مرنے کے بعد ہم تو یہ امیدیں لگائے بیٹھے ہوں گے۔ کہ ابھی ہمارے بیٹے ہمارے پاس آتے ہیں۔ اور ہم اکٹھے جنت میں رہیں گے۔ لیکن اگر تمہارے اعمال اچھے نہ ہوئے۔ تو ہماری یہ امیدیں دل ہی دل میں رہ جائیں گی۔ اور تم تو کہیں جا رہے ہوگے۔ اور ہم کہیں جا رہے ہوں گے۔ اس لئے اے میرے بیٹو تم میری اس وصیت کو یاد رکھو۔ کہ جب تمہاری موت کا وقت آئے۔ تو اس وقت تمہارا خاتمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پر ہی ہونا چاہیئے۔ تاکہ ہم اگلے جہان اکٹھے رہیں۔ اور ہم میں کوئی جدائی واقع نہ ہو تو انجام پر ہی سارا انحصار ہوتا ہے اسی لئے

دوسرے کے لئے بہترین دُعا

یہ ہوتی ہے۔ کہ خُدا اس کا انجام بخیر کرے کیونکہ جس کی موت اچھی ہوگئی۔ اس کی ساری زندگی اچھی ہوگئی۔ اور جس کی موت خراب ہوگئی۔ اس کی ساری زندگی خراب ہوگئی۔ پس جو لوگ تحریک جدید میں حصہ نہیں لے سکے۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ اس تحریک میں حصہ لینے والوں کے لئے دعائیں کریں۔ کہ خدا ان کا انجام بخیر کرے۔ اور ان کی نیتوں اور ارادوں کو احسن طور پر پورا کرے۔ تحریک جدید میں حصہ لینے والوں کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ ایک دُوسرے کے لئے دعائیں کریں تا اللہ تعالےٰ کا فضل نازل ہو۔ اور وہ ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے۔ اور ان کے مفید نتائج پیدا فرمائے

اسی طرح ان روکوں اور مشکلات کے دُور ہونے کے لئے بھی دُعائیں کی جائیں جو تبلیغ اسلام کے لئے ایک مستقل فنڈ قائم کرنے کی راہ میں حائل ہو رہی ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے التجا کی جائے۔ کہ وہ ایسا مستقل فنڈ قائم کرنے میں ہماری مدد کرے۔ جو دُنیا کے کناروں تک اسلام اور احمدیت کی تبلیغ پہونچانے میں مد ہو۔ اور پھر یہ بھی دُعا کریں۔ کہ وُہ لوگ جنہوں نے تحریک جدید میں حصہ نہیں لیا۔ یا حصہ تو لیا۔ مگر اپنی طاقت سے کم لیا ہے۔ یا حصہ تو اپنی طاقت کے مطابق لیا ہے مگر ابھی تک انہوں نے اپنے وعدوں کو پوُرا نہیں کیا۔ اللہ تعالےٰ ان کے قصوروں کو معاف کر کے ان کی ہمتوں کو بلند کرے اور انہیں ان لوگوں میں شامل نہ کرے جو چشمہ کے پاس پہونچکر اپنی بدقسمتی سے پیاسے لوٹ جاتے ہیں۔

قرآن کریم کی تفسیر کی اشاعت

اس کے بعد میں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ مَیں نے جلسہ سالانہ پر قرآن کریم کی تفسیر کی اشاعت کا وعدہ کیا تھا۔ پہلے میرا ارادہ تھا۔ کہ قرآن کریم کی تفسیر کا کام ابتداء سے شروع کروں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں میں نے بہت سا کام کیا۔ اور کئی سو صفحے نوٹوں کے تیار بھی ہو گئے۔ مگر پھر مجھے خیال آیا۔ کہ قرآن کریم کی

تفسیر کا ایک حصہ

کئی سال سے اڑھائی سو صفحہ تک چھپا ہوُا موجود ہے۔ کیوں نہ پہلے اُسے ہی مکمل کر کے شائع کر دیا جائے۔ یہ تفسیر دس سے پندرہ پاروں تک چھاپنے کا ارادہ تھا۔ اور اڑھائی سو صفحہ اس تفسیر کا چھپا ہوُا موجود ہے۔ میں نے خیال کیا۔ کہ اگر پہلے پارہ سے تفسیر شروع کی گئی۔ تو یہ حصہ یونہی پڑا رہے گا۔ لیکن اگر اسے شائع کر دیا گیا تو کاغذ بھی ضائع ہونے سے بچ جائے گا۔ اور کام بھی جلد مکمل ہو جائے گا۔ چنانچہ تفسیر کے اس حصہ کو مکمل کر دیا گیا ہے۔ یہ حصہ اگرچہ

سورۂ یونس سے شروع

ہوتا ہے۔ مگر قرآن کریم ایسی کتاب ہے۔ کہ اسے جہاں سے بھی پڑھا جائے۔ اس میں نور اور ہدایت ہوتی ہے۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم۔ کہ میرے تمام صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ تم ان میں سے جسکی بھی اتباع کرو گے ہدائت پا جاؤ گے۔ یہی حال قرآن کریم کا ہے۔ کہ اسے جہاں سے بھی پڑھا جائے اس میں سے انسان کی ہدائت کے خزانے نکلتے چلے آتے ہیں۔ میں نے اس کام کا بڑا حصہ خدا کے فضل سے مکمل کر لیا ہے۔ اور دسمبر تک ایک جلد جو بڑے سائز کے سات آٹھ سو صفحات پر مشتمل ہوگی شائع ہو جائیگی۔ اگر حقیقۃ الوحی کے سائز پر اسے پھیلایا جائے۔ تو تیرہ چودہ سو صفحات کی کتاب بنتی ہے۔ جلسہ سالانہ تک انشاء اللہ یہ جلد شائع ہو جائے گی۔ اسکے متعلق ایک اعلان تو میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جن دوستوں نے اس کی قیمت پیشگی ادا کی ہوئی ہے۔ اور ان کو اس حصہ کا ایک جزو برائے مطالعہ بھجوا دیا گیا تھا

مرکزِ سلسلہ سے اپنے تعلقات کو مضبوط بنانے کیلئے ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ کہ الفضل کا مطالعہ کرے پس دوستوں کو اس سے غافل نہیں رہنا چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو ۵۶۰ صفحات پر مشتمل تھا۔ اب وہ اس حصہ کو واپس کر دیں۔ تاکہ بقیہ حصہ اس کے ساتھ شامل کر کے اور کتاب کو مجلد کرا کے جلسہ سالانہ پر انہیں دی جائے اگر وہ تفسیر کا سابقہ حصہ ہمیں واپس نہیں کریں گے۔ تو گو بقیہ حصہ پھر بھی ہم انہیں دے دیں گے۔ لیکن بوجہ ناقص ہونے کے وہ مجلد نہیں ہوگا۔ اور جلد انہیں خود کرانی پڑے گی۔ پس جن دوستوں نے

تفسیر کا پہلا حصہ

منگوایا تھا۔ وہ اب دفتر تحریک جدید کو واپس بھجوا دیں۔ جلسہ سالانہ پر بقیہ حصہ شامل کر کے سات آٹھ سو صفحات پر مشتمل ایک مکمل جلد انشاء اللہ تعالیٰ انہیں دے دی جائے گی۔

آجکل کاغذ سخت مہنگا ہو گیا ہے پریس کے اخراجات بھی پہلے سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ مگر باوجود اس کے کہ اخراجات میں کئی لحاظ سے زیادتی ہو چکی ہے۔ میری تجویز ہے کہ اس

تفسیر کی قیمت

زیادہ نہ رکھی جائے۔ چنانچہ مجلد تفسیر کی قیمت میں نے پانچ روپے تجویز کی ہے سات آٹھ سو صفحات پر وہ مشتمل ہوگی۔ سائز بڑا ہوگا۔ اور جلد بندھی ہوئی ہوگی۔

میں یہ بھی اعلان کرتا ہوں کہ ہر جگہ کی جماعتیں اپنی اپنی جگہ اس

تفسیر کی خریداری کا انتظام

کریں اور کوشش کریں کہ جلسہ سالانہ پر یہاں سے اکٹھی کئی کئی جلدیں خرید کر لے جائیں اگر وہ بذریعہ ڈاک منگوائیں گے۔ تو ایک جلد پر بارہ چودہ آنے ڈاک کا خرچ آجائے گا۔ اور اس طرح انہیں زیادہ اخراجات کا متحمل ہونا پڑے گا۔ لیکن اگر وہ اپنی اپنی جگہ تحریک کر کے جلسہ سالانہ پر کتابیں خرید کر لے جائیں گے۔ تو خرچ ڈاک سے بچ جائیں گے۔

ہمارے دوستوں کی طرف سے بالعموم یہ شکوہ ہوتا رہا ہے۔ کہ تفسیر قرآن کی اشاعت میں تاخیر سے کام لیا جا رہا ہے میں امید کرتا ہوں۔ کہ اب وہ اس شکوہ کے دور ہونے پر خریداری کی کثرت سے اپنے جذبات کا اظہار کریں گے۔ اور نہ صرف خود خریدار بنیں گے۔ بلکہ دوسروں کو بھی تحریک کریں گے۔ کہ وہ اس کے خریدار بنیں۔ اسی طرح وہ دوست جو اثر و رسوخ رکھنے والے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ غیر احمدیوں میں بھی اس کی خریداری کی تحریک کریں۔ قرآن کریم ایک ایسی چیز ہے۔ جس کی اشاعت ہماری تبلیغ میں بہت ممد ہو سکتی ہے۔ کیونکہ لوگ جہاں ہماری دوسری کتب کے بارہ میں تعصب رکھتے ہیں۔ قرآن کریم کو شوق سے لے لیتے ہیں۔ اگر انہیں لوگوں کو سلسلہ کا دوسرا لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا جائے۔ تو گو اس میں بھی اسلام اور قرآن کی ہی باتیں ہوتی ہیں۔ مگر وہ ڈرتے ہیں۔ کہ اگر ہم نے سلسلہ کا لٹریچر خریدا تو لوگ اعتراض کریں گے۔

لیکن قرآن کریم کے متعلق لوگوں میں یہ احساس پایا جاتا ہے کہ اس کا

صحیح ترجمہ اور صحیح مفہوم

انہیں نہیں مل رہا۔ اور وہ بے تابی سے اس بات کے منتظر ہیں۔ کہ اگر انہیں قرآن کریم کا کوئی صحیح ترجمہ اور اس کی اچھی تفسیر ملے۔ تو اسے پڑھیں۔ پس یہ ایک ایسی تحریک ہے جس کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کام کیا ہے۔ اس سے آسانی سے تمام مسلمانوں کو روشناس کرایا جا سکتا ہے۔ اور لوگ بغیر کسی خوف کے ان خیالات کو پڑھ سکتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کے سامنے پیش کئے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ قرآن کریم اپنے مطالب مضمون کے لحاظ سے بیان کرتا ہے اور اس میں اس طرح بحثیں نہیں ہوتیں جس طرح دوسری کتب میں ہوتی ہیں لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ قرآن کریم کے مطالب پر ہی ہمارے سلسلہ کی بنیاد ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں میں جو کچھ ہے وہ قرآن کریم کی تفسیر ہی ہے۔ نادان کہتے ہیں کہ ہم نے تو قرآن کریم کی تفسیر لکھ دی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوئی تفسیر نہیں لکھی۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام کتابیں قرآن کریم کی تفسیر ہی ہیں۔ جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا تھا۔ کہ کان خلقه القرآن یعنے آپ کے اخلاق اگر معلوم کرنے ہوں۔ تو قرآن کریم پڑھ لو۔ جو کچھ قرآن میں لکھا ہے۔ وہی آپ کے اخلاق سے ظاہر ہوتا ہے اسی طرح ہم کامل سچائی کے ساتھ بغیر کسی قسم کے مبالغہ کے کہہ سکتے ہیں کہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں قرآن کریم کی تفسیر ہیں

اور در اصل ہم جو کچھ بیان کرتے ہیں۔ وہ بھی آپ کی بیان کردہ باتوں سے ہی مستنبط ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعض آیات کی تفسیر نہیں کی۔ مگر اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ہم ان آیات کی جو تفسیر کرتے ہیں۔ وہ اسی نور کی برکت سے کرتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں عطا فرمایا۔ اس کی ایسی مثال ہے۔ جیسے کسی لیمپ سے جنگل میں سے کوئی چیز تلاش کی جائے۔ اب بے شک وہ چیز اس لیمپ والے نے تلاش نہیں کی۔ بلکہ خود اس نے کی ہو گی۔ مگر اس میں بھی کیا شبہ ہے۔ کہ اگر اس کا لیمپ اس کے پاس نہ ہوتا۔ تو یہ اس چیز کو تلاش نہ کر سکتا۔ اسی طرح انبیاء اپنے ماننے والوں میں ایک ایسا ملکہ پیدا کر جاتے ہیں۔ جس سے کام لے کر وہ اعلےٰ سے اعلےٰ تفسیریں کر سکتے ہیں اور یہ ملکہ اپنی اہمیت کے لحاظ سے تفسیر سے کئی گنے بڑھ کر ہوتا ہے۔

انبیاء کا علم تو بہت وسیع ہوتا ہے میں نے تو اپنے متعلق دیکھا ہے۔ کہ جب میں کسی آیت کی تفسیر لکھنے بیٹھتا ہوں۔ تو اس کے بیسیوں مطالب مجھ پر کھلتے چلے جاتے ہیں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ ان تمام کو لکھ ڈالوں۔ مگر پھر سوچتا ہوں کہ اگر ان تمام باتوں کو بیان کروں۔ تو تفسیر کے محدود صفحات ان کے کہاں متحمل ہو سکتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چند مطالب لکھ دئیے جاتے ہیں۔ اور باقی چھوڑ دئیے جاتے ہیں اور یہ تو ایک وقت کا حال ہے۔ دوسرے وقت پھر اس آیت کے بیسیوں معانی منکشف ہو جاتے ہیں۔ اور انہیں کسی ایک تفسیر میں لکھ دینا بالکل ناممکن دکھائی دیتا ہے۔

پس یہ خیال کر لینا کہ

کسی ایک انسان کی تفسیر

بھی اس کے علم کے لحاظ سے مکمل کہلا سکتی ہے صحیح نہیں۔ روزانہ ہمیں نئے سے نئے علوم ملتے رہتے ہیں۔ اور یہ تو معمولی حالت ہے۔ انبیاء جو خاص طور پر

خوبصورتی کی لاثانی اور اکسیر دوا

دِل کو لُبھانے والی مستقل خوشبو ہے

بیوٹرین رجسٹرڈ

کیل چھائیوں سیاہ داغوں خارش اگزیما اور جلدی جراثیمی امراض کا مکمل علاج ہے گورنمنٹ کیمیکل اگزامینر کی ٹسٹ شدہ ہے اپنے شہر کے انگریزی دوا فروش اور اچھے جنرل مرچنٹ سے طلب کریں قیمت فی شیشی پندرہ آنے۔

بیگم کپتان سید محمد حسین صاحب پٹیالہ بیوٹرین رجسٹرڈ کے متعلق تحریر فرماتی ہیں میرے بارہ سالہ بچے کے سر کے بال اُڑ کر گنج ہو گیا تھا میں نے بیوٹرین کی دو شیشیاں استعمال کیں جس سے گنج کو مکمل فائدہ ہو کر بال نئے بھرے سے نکل آئے ہیں اپنی تمام بہنوں کو اسکے استعمال کا مشورہ دیتی ہوں۔

تیار کرنیوالے:- کیمیکل مینوفیکچرنگ کمپنی بمبئی اور کلکتہ

ڈی بی سُنگ ایجنٹ:- اے جہانگیر جی بیوٹرین ایجنٹ سٹاکسٹ جالندھر شہر پنجاب

مؤید من اللہ ہوتے ہیں ان کے علوم تو بہت ہی غیر محدود ہوتے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام اگر قرآن کریم کی کوئی تفسیر لکھتے تو بھی ہزاروں باتیں رہ جاتیں ہزاروں مطالب تشنۂ تکمیل رہتے اور ہزاروں باتیں ایسی ہوتیں جو آپ بیان نہ کر سکتے کیونکہ تفسیر محدود چیز ہے۔ اور قرآنی علم غیر محدود ہے۔ اسی وجہ سے آپ نے قرآن کریم کی کوئی مستقل تفسیر نہیں لکھی۔ ہاں آپ نے ہمیں وہ بلکہ عطا کر دیا ہے جس سے ہم قرآن کریم کی تفسیر کر سکتے ہیں اور آپ نے ہمیں وہ گر بتا دیتے ہیں۔ جن سے قرآن کریم کی تفسیر ہمیں آگئی اور ایسی آئی کہ اب وہ مکمل طور پر اگر ہم لکھنا بھی چاہیں تو نہیں لکھ سکتے غرض اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہمیں

قرآن کریم کی سمجھ

دی ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ کوئی تفسیر مکمل نہیں کہلا سکتی۔ ایک میرے ہی دماغ کی باتیں جب تفسیر میں نہیں آسکتیں۔ تو ہماری جماعت میں اور ہزاروں لاکھوں جو احمدی ہیں ان کے علوم کسی ایک کتاب میں کس طرح بیان ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح آئندہ زمانوں میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن پر

قرآن کریم کے نئے سے نئے علوم

منکشف ہوتے رہیں گے۔ اور یہ بالکل ناممکن ہوگا کہ ان سب کو کسی تفسیر میں یکجائی طور پر بیان کیا جا سکے۔ اور یہ سلسلہ اس وقت تک چلتا چلا جائیگا۔ جب تک جماعت احمدیہ کے افراد اس یقین پر قائم رہیں گے کہ قرآن خدا کا کلام ہے اور اس کے اندر غیر محدود علوم اور معارف پنہاں ہیں۔ اس یقین کی موجودگی میں قرآن کبھی بند کتاب کی طرح نہیں رہیگا بلکہ ہمیشہ اور ہر زمانہ میں اس میں سے نئے سے نئے علوم نکلتے آئیں گے۔ مگر جس دن لوگوں نے قرآن کریم کے علوم کو محدود سمجھ لیا۔ جس دن انہوں نے خیال کر لیا کہ قرآن اتنے رکوعوں اتنی سورتوں اور اتنے پاروں کی کتاب ہے اور اس کے متعلق فلاں نے یہ لکھا ہے اور فلاں نے وہ اور یہ کہ اس سے زیادہ اب کوئی معرفت کی بات قرآن کریم سے نہیں نکل سکتی اس دن قرآن لوگوں کے لئے بند ہو جائے گا۔ اور اس میں سے کوئی نور اور معرفت کا نیا نکتہ انہیں نہیں سوجھے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے اندر یہی ایمان پیدا فرمایا ہے کہ

قرآن غیر محدود معارف کا حامل ہے

اور جس طرح خدا تعالیٰ کی طاقتیں انسانی حد بست سے بالا ہیں اسی طرح قرآنی معارف کا بھی کوئی شخص احاطہ نہیں کر سکتا۔ یہ معارف قرآن میں سے نکلتے چلے آئے ہیں اور ہر زمانہ کے متعلق ہمیشہ نکلتے چلے جائیں گے یہ دروازہ نہ پہلے کبھی بند ہوا۔ اور نہ آئندہ کبھی بند ہو گا۔ قرآن کے متعلق یہی ایمان ہے جو اصل چیز ہے۔ باقی سب تفاسیر اس کی جزئیات ہیں جب تک تمہارے دلوں میں یہ ایمان رہے گا۔ قرآن کے وسیع علوم تم پر کھلتے چلے جائیں گے۔ مگر جس دن یہ ایمان تمہارے دلوں سے نکل گیا اس دن تم قرآن کو تو کھولو گے اور اسے پڑھو گے بھی مگر جس طرح گنے کو چوس کر اس کے چھلکے کو الگ پھینک دیا جاتا ہے۔ اسی طرح تمہیں قرآن کے الفاظ اس چھلکے کی طرح دکھائی دیں گے جس کا رس چوس لیا گیا ہو۔ مگر اس ایمان کی موجودگی میں جب تم قرآن کو پڑھو گے۔ تو تمہاری حالت اس پیاسے کی سی ہوگی جو سخت پیاس کی حالت میں دریائے سندھ یا جہلم پر اپنا مونہہ لگا دے۔ اور خیال کرے کہ وہ تمام دریا ایک ہی سانس میں پی جائے گا مگر ایک دو چلو پانی پینے کے بعد ہی اس کی پیاس بجھ جائے اور وہ یہ دیکھ کر حیران رہ جائے کہ دریا تو اسی شان سے بہتا چلا جا رہا ہے اور اس کی پیاس دو چلو پانی سے ہی بجھ گئی ہے۔

میں اپنے جوش میں کہیں سے کہیں کا نکل گیا۔ میری غرض تو اس وقت یہ اعلان کرنا تھا۔ کہ جن دوستوں نے اس تفسیر کا پہلا حصہ منگوا لیا تھا۔ وہ اب دفتر تحریک جدید میں واپس بھجوا دیں تاکہ بقیہ حصہ اس کے ساتھ شامل کر کے اور جلد بندھوا کر جلسہ سالانہ پر انہیں مکمل کتاب دی جا سکے۔ اور دوسرے دوستوں کو توجہ دلانا کہ وہ دسمبر سے پہلے پہلے ہر جگہ پر

خریداری کی تحریک

کر کے معقول تعداد خریداروں کی پیدا کر چھوڑیں۔ میں نے اس کے متعلق بعض دوستوں کو زبانی بھی یہ تحریک کی ہے کہ وہ لوگوں کو اس تفسیر کا خریدار بنانے کی کوشش کریں۔ اور اب اس خطبہ کے ذریعہ عام اعلان کرتا ہوں۔ کہ تمام دوست اپنے اپنے مقام پر اس کی خریداری کے متعلق پر زور تحریک کریں۔ بلکہ ہر جگہ دوست اپنے آپ کو بطور والنٹیر پیش کریں اور وہ والنٹیر ہر شہر ہر قصبہ اور ہر گاؤں میں پھر کر احمدیوں غیر احمدیوں اور غیر مسلموں سب میں اس کی خریداری کی تحریک کریں۔ ان سے سر دست روپیہ لینے کی ضرورت نہیں۔ صرف خریداری کا وعدہ لے لیا جائے اور ان کے نام نوٹ کر لئے جائیں۔ جلسہ سالانہ پر ان کے لئے اکٹھی کتابیں یہاں سے خریدی جا سکتی ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ دوست اس کے متعلق مستعدی سے کام لیں گے۔ اور اس تفسیر کے زیادہ سے زیادہ خریدار پیدا کرنے کی کوشش کریں گے کیونکہ اگر وہ روپیہ جو اس کی طبع و اشاعت پر خرچ آئے گا کتاب جلد فروخت ہو کر ہمیں واپس نہیں ملے گا۔ تو اگلی جلد کی اشاعت میں خواہ مخواہ تاخیر واقع ہو گی۔

وقف زندگی

مطالبہ وقف زندگی کے ماتحت جن گریجوایٹ اصحاب اور مولوی فاضل اصحاب نے اپنے آپ کو گذشتہ سال یا اس سے پیشتر کسی سال پیش کیا تھا وہ دوبارہ اپنے آپ کو اس سال بھی پیش کریں۔ اور درخواست میں اس امر کا ذکر کر دیں کہ اس سے پیشتر بھی انہوں نے اپنے آپ کو فلاں سال پیش کیا تھا۔ اور اپنے موجودہ کوائف سے بھی اطلاع دیں اگر کسی صاحب کو شرائط وقف زندگی سے پورا علم نہ ہو۔ تو دفتر سے فارم معاہدہ وقف زندگی منگوا لیں۔ اور بہت جلد اطلاع دیں۔ اس ماہ کے ختم ہونے میں بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔

انچارج تحریک جدید

مشہور دائی مائی بیگم کے پچاس سالہ تجربہ کا نچوڑ

رجسٹرڈ

مصوریم

یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام جسمانی صحت کو ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو رفع کر دیتی ہے۔ مثلاً لیکوریا (یعنی سفید یا زرد رطوبت کا خارج ہونا) جس کی وجہ سے عورتیں بہت کمزور ہو جاتی ہیں۔ کمر میں درد رہتا ہے۔ اور آنکھوں کے آگے اندھیرا آجاتا ہے۔ کام کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ ان کے لئے یہ دوائی اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اور صرف دو ہفتہ دوا کا استعمال اس نامراد بیماری کو جڑ سے اکھاڑ کر ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کر دیتی ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اگر ہر ایک بچہ پیدا ہونے کے بعد اس دوا کو دو ہفتہ تک استعمال کرے تو اس کی تمام خرابیاں جو کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد عموماً ہو جایا کرتی ہیں رفع ہو جاتی ہیں۔ خدا کی قدرت ہے۔ دوا عجیب تاثیر دکھاتی ہے۔ ایام حمل میں جنین کی حفاظت اور خون کو بند کرتی ہے۔

پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوگا۔ قیمت پندرہ دن کی دوائی صرف دو روپے محصولڈاک علاوہ۔ نوٹ: عورتوں کی تمام پوشیدہ امراض کا علاج مفصل حالات آنے پر نہایت غور سے کیا جاتا ہے۔ ایسے حالات میں صرف عورتیں ہی خط و کتابت کریں جو بالکل پوشیدہ رکھی جاتی ہے۔ جواب کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔

دوائی ملنے اور خط و کتابت کا پتہ: مشہور دائی مائی بیگم جالندھر شہر (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

نمبر ۵۷۱۲ منکہ محمودہ اختر بیگم بنت نیاز محمد صاحب قوم راجپوت ڈار عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۶/۱۳۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اسوقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ مجھے جناب والد صاحب محترم مبلغ ۵/۰ روپے ماہوار جیب خرچ عطا فرماتے ہیں۔ اس رقم کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور یہ اقرار کرتی ہوں۔ کہ اپنی آمد کا دسواں حصہ تازیست صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ انشاء اللہ نیز میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد میری ملکیت ثابت ہو۔ جس کا دسواں حصہ میں اپنی زندگی میں ادا نہ کرسکی ہوں تو اس کا بھی دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ العبدہ محمودہ اختر بیگم بقلم خود گواہ شد نیاز محمد پولیس انسپکٹر والد موصیہ گواہ شد منیر احمد برادر موصیہ۔

نمبر ۵۷۱۳ منکہ رشیم بی بی بیوہ چوہدری شہاب الدین صاحب قوم بوبک پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت صحابیہ ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میرے پاس مندرجہ ذیل منقولہ وغیر منقولہ جائداد ہے۔ دس کنال زمین میرے پاس صرف اندازاً ۲۰۰/۰ روپے کا زیور ہے اور میرا حق مہر جو میرے خاوند مرحوم کے ذمہ تھا میں مدت سے معاف کرچکی ہوئی ہوں۔ اسوقت میری منقولہ وغیر منقولہ جائداد مذکورہ بالا مالیتی ۳۰۰/۰ روپے ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز زمین کی آمد کا جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ بھی ۱/۱۰ حصہ اپنی زندگی میں ادا کرتی رہوں گی نیز ۳۰/۰ روپے کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ ۳۰/۰ روپے بہ اقساط دس روپے سالانہ ادا کر دیا کروں گی۔ اور اگر میں یہ زمین زندگی میں سب کا سب یا اس کا کچھ حصہ ادا نہ کرسکوں۔ تو میرا لڑکا غلام حیدر جو بفضل خدا احمدی ہے۔ ادا کرنے کا ذمہ وار ہوگا۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد موجودہ جائداد کے علاوہ کوئی اور بھی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ جس کو میرا لڑکا غلام حیدر ادا کرنیکا ذمہ وار ہوگا۔ العبدہ نشان انگوٹھا رشیم بی بی گواہ شد غلام حیدر پسر موصیہ گواہ شد شیخ غلام رسول سکرٹری مال گھٹیالیاں محررہ سید محمد لطیف انسپکٹر بیت المال قادیان

نمبر ۵۷۱۴ منکہ الف اختر بیگم بنت نیاز محمد صاحب قوم راجپوت ڈار پیشہ گورنمنٹ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ ۸/۶/۱۳۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ مجھے مبلغ ۱۱۵/۰ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے اس رقم کے دسویں حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ اقرار کرتی ہوں۔ کہ تازیست اپنی آمد کا دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرتی رہوں گی نیز مرنے کے بعد اگر کوئی ملکیت یا جائداد یا ورثہ یا اور ترکہ ثابت ہو۔ جس کا دسواں حصہ میں اپنی زندگی میں ادا نہ کرسکی ہوں تو اس کے بھی دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ العبدہ ایف اختر بیگم بقلم خود۔ گواہ شد نیاز محمد انسپکٹر پولیس والد موصیہ گواہ شد منیر احمد ولد میاں نیاز محمد برادر موصیہ

نمبر ۵۷۱۶ منکہ غلام فاطمہ زوجہ خواجہ عبدالعزیز صاحب ایم۔ اے قوم خواجہ عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چکوال ضلع جہلم بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۶/۱۳۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اسوقت حسب ذیل ہے۔ (۱) مہر مبلغ ساتسو پچاس روپے ابھی وصول نہیں ہوا۔ خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ (۲) زیور اندازاً ۸ تولہ قیمتی اندازاً ۲۸۰/۰ روپے ہیں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت اگر اس جائداد کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبدہ غلام فاطمہ گواہ شد عبدالعزیز خاوند موصیہ گواہ شد غلام نبی والد موصیہ

نمبر ۵۷۱۷ منکہ الہ دین ولد مولا داد قوم جٹ پیشہ واہی عمر [illegible] سال تاریخ بیعت پندرہ سال قریباً۔ ساکن مانگا تحصیل پسرور ڈاکخانہ چھلورہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۲/۱۳۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میری اسوقت جائداد غیر منقولہ از قسم مکان وزمین حسب ذیل ہے۔ زمین ۲۸ کنال ایک عدد مکان خام معمولی اور ایک حویلی خام ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ حویلی اور مکان کی قیمت اسوقت جماعت کے عہدیداران کے اندازہ میں بیس روپے رکھی گئی ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ دو روپے نقد ادا کر دوں گا۔ اور زمین کا ۱/۱۰ حصہ پونے تین کنال زمین واقعہ چاہ [illegible] زمین ہے۔ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ہبہ کر دیتا ہوں جس وقت انجمن چاہے اپنا قبضہ کر کے اسکو فروخت کرسکتی ہے ایک بیگھہ زمین میرے پاس رہن ہے۔ جس کی قیمت یکصد روپیہ ہے اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ یعنی ۱۰/۰ روپے میں نقد ادا کر دوں گا۔ میرے پاس از قسم غیر منقولہ دو راس بھینس جن کی قیمت اس وقت مبلغ ۵۰/۰ روپے ڈالی گئی ہے اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ مبلغ ۵/۰ نقد ادا کر دوں گا۔ کل رقم جو میرے ذمہ نقدی کی صورت میں واجب الادا ہوتی ہے۔ وہ مبلغ ۱۷/۰ ہے جو دو قسطوں میں ایک سال کے اندر اندر انشاء اللہ ادا کر دوں گا۔ اس کے علاوہ میرے پاس کوئی اور غیر منقولہ ومنقولہ جائداد نہیں ہے۔ اگر میرے مرنے کے بعد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ اور بھی کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہی وصیت حاوی ہوگی۔ العبد الہ دین نشان انگوٹھا۔ گواہ شد عبدالکریم سکرٹری انجمن احمدیہ مانگا چانگڑیاں گواہ شد مولوی غلام رسول امام الصلوۃ مانگا

نمبر ۵۷۱۸ منکہ حرمت بی بی بنت عبدالرزاق صاحب قوم [illegible] سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۱۳۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت صرف یکصد روپیہ ہے۔ جو ماسٹر علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کے پاس بطور امانت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ العبدہ حرمت بی بی بقلم خود گواہ شد علی محمد بی۔ اے۔ بی۔ ٹی صدر محلہ دار الفضل گواہ شد عطا محمد محرر صدر انجمن احمدیہ

نمبر ۵۷۱۹ مساۃ بھاگ نساء زوجہ ڈاکٹر فتحدین صاحب قوم شیخ عمر چوالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۷/۱۳۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت یہ جائداد ہے۔ کانٹے یکتولہ سونا بٹن دو تولے سونا کل قیمتی ایک سو بیس روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ (۲) مجھے میرے خاوند ڈاکٹر فتحدین صاحب سے دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ اس جیب خرچ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے بعد میری جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز اگر میری موجودہ آمدنی میں تغیر ہو تو اس کی اطلاع مقبرہ بہشتی صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں گی۔ العبدہ بھاگ نساء بقلم خود۔ گواہ شد ڈاکٹر فتحدین سب اسسٹنٹ سرجن ٹوپی گواہ شد [illegible] ٹوپی۔

مرغیوں کا ڈاکٹر
باتصویر
ایڈیشن دوم
صفحہ ۲۱۵

ایک گورنمنٹ پولٹری سند یافتہ و تجربہ کار کی تصنیف ہے۔ اس میں دیسی و ولایتی مرغیوں۔ پیرو۔ گنی فول۔ مور کبوتر ولائتی خرگوش کی تمام بیماریوں کی وجوہات علامات تشخیص علاج اور خوراک وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ایک روپیہ

ملنے کا پتہ: رسالہ رہنمائے مرغی خانہ سرگودھا پنجاب

کمزوری

ہر قسم کی جسمانی کمزوری کا مجرب اور بے خطا علاج۔ ضعف دل کی دھڑکن۔ کم خوابی۔ بدخوابی کم ہمتی کم حوصلگی کام سے دل گھبرانا چہرہ کی بے رونقی۔ پریشانی۔ فاسد خیالات وغیرہ وغیرہ امراض بہت جلد رفع ہو کر کھوئی ہوئی طاقت اور چہرہ پر رونق آجاتی ہے۔ ہر قسم کے پوشیدہ مردانہ زنانہ دیرینہ امراض کے لئے لکھئے یا میرا تعارف کرا دیجئے۔ ایم۔ ایچ احمدی معرفت الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیارے دی ہٹی (رجسٹرڈ) قادیان

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے تحریر فرماتے ہیں۔ سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان کاروباری لحاظ سے دیانتدار ثابت ہوئے ہیں۔

الہام الیس اللہ بکاف عبدہٗ خالص چاندی کی انگوٹھی میں کھدا ہوا ہم سے خرید فرمائیں نیز ہر قسم کے زیورات تیار مل سکتے ہیں اور آرڈر آنے پر حسب منشا تیار کئے جاتے ہیں۔

سلور جوبلی میڈل جن کی سفارش جناب آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمائی تھی ۲ آنے فی میڈل کے حساب سے طلب کریں۔

سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان پنجاب

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کرچکی ہے ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپن کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کردیگی اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد ہو کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی دو روپے [illegible] فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔ ملنے کا پتہ: مولوی حکیم [illegible] بمقام علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شولاپور ۲۲ اکتوبر گورنر بمبئی نے موجودہ جنگ کے متعلق آج ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ یہ لڑائی ضرور جیت کر رہے گا کیونکہ ایک تو اس کا بحری بیڑا بڑا زبردست ہے دوسرے اس کا ہوائی بیڑا بھی کافی طاقتور ہے۔ اس کے علاوہ دنیا کے تمام مہذب ممالک کی اخلاقی ہمدردی اس کے ساتھ ہے۔ برطانیہ اس وقت آزادی رائے اور آزادی مذہب کے لئے جنگ کر رہا ہے۔ تمام لوگوں کا فرض ہے کہ اس جنگ میں برطانیہ کی مدد کریں۔ پولینڈ کے وزیراعظم نے بھی کل لنڈن سے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے چنانچہ کہا کہ برطانیہ ایک ایسا نظام قائم کرنے کے لئے لڑ رہا ہے جس میں امن ہی امن ہوگا۔ اور لڑائیوں اور فسادات کا امکان مٹ جائے گا۔

لنڈن ۲۲ اکتوبر۔ اتوار کی رات کو انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمنی اور اٹلی کے علاقوں پر خوب بمباری کی۔ برلن پر تو متواتر چھ گھنٹے بم برسائے جاتے رہے۔ یہ حملے بڑے زور کے تھے۔ ہمبرگ وغیرہ کی گودیوں پر بھی بم گرائے گئے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ جرمنی کا ایک بڑا جنگی جہاز بھی ان بموں کا نشانہ بن گیا ہے۔ پانچ جگہ آگ گولوں سے آگ لگ گئی۔ جرمنی کی طیارہ شکن توپوں نے اگرچہ کئی جوابی حملے کئے۔ مگر انگریزی ہوا باز ان حملوں کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے برلن پر برابر پرواز کرتے رہے۔ اٹلی پر بھی انگریزی جہازوں نے ۱۶ سو میل اڑنے کے بعد کامیاب حملہ کیا۔

قاہرہ ۲۲ اکتوبر۔ انگریزی جہازوں نے لیبیا میں اطالوی سمندری اڈوں پر بڑے زور کے حملے کئے۔ طبروق کی بندرگاہ پر بھی بم برسائے گئے۔ جن کے نتیجہ میں تیل کے ذخیروں میں آگ لگ گئی۔ اسی طرح سینا میں بھی کئی اطالوی ہوائی اڈوں پر بمباری کی گئی۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ قاہرہ کے ڈپلومیٹک حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ اٹلی اور جرمنی نے یونان کو الٹی میٹم دیدیا ہے کہ وہ ان کے مطالبات منظور کرے اس کے ساتھ ہی یونان کے بادشاہ جارج سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ دستبردار ہو جائیں۔

بنکاک ۲۱ اکتوبر۔ وزیراعظم سیام نے ایک تقریر کے دوران میں اعلان کیا ہے کہ ہم ہند چینی سے اپنا علاقہ واپس لینے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں اور اگر ضرورت ہوئی تو جنگ سے بھی گریز نہیں کریں گے

وردھا ۲۱ اکتوبر۔ گاندھی جی نے مسٹر ونوبا کی گرفتاری پر آج ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ کانگریسیوں سے میری درخواست ہے کہ وہ اگلے قدم کے متعلق مضطرب نہ ہوں۔ انفرادی ستیہ گرہ کے سلسلہ میں ہر ستیہ گرہی کی گرفتاری اور سزایابی اپنی جگہ مکمل قدم ہے۔ اب کے میرا پروگرام یہ نہیں کہ ایک کے بعد دوسرا ستیہ گرہی بھیج کر جیلوں کو بھر دیا جائے۔ جن لوگوں کے نام میرے پاس پہنچے ہیں ان پر غور کر رہا ہوں ممکن ہے ان کو بلانے

لاہور ۲۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے پنجاب گورنمنٹ اس تجویز پر غور کر رہی ہے کہ شہری آبادی پر پیشہ ٹیکس لگایا جائے یہ ٹیکس شہری آبادی کی غیر منقولہ جائداد پر لگایا جائے گا۔ جن لوگوں کی جائداد ۵ ہزار روپیہ کی مالیت سے کم ہے وہ اس ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیئے جائیں گے اس کے متعلق پنجاب گورنمنٹ، اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں جو ۱۸ نومبر کو شروع ہوگا بل پیش کرے گی۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ برطانوی امیر البحر الیگزینڈر نے ویسٹ منسٹر میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے اس جنگ کو دشمن کے گھر تک لے جانا ہے اور ہم اس وقت تک لڑتے رہیں گے جب تک ہمیں فتح حاصل نہیں ہو جاتی۔ سول آبادی کے حوصلہ اور جرأت کی تعریف کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ان حالات کی موجودگی

میں ہم شکست کا خیال تک بھی نہیں کر سکتے ہمارے جہاز آجا رہے ہیں اور تجارت بدستور ہو رہی ہے۔

ٹوکیو ۲۱ اکتوبر۔ آج شہنشاہ جاپان نے پچاس ہزار فوجی سپاہیوں کی پریڈ کا معائنہ کیا۔ تین ہزار ٹینک ان کے پیچھے تھے اور پانچ سو ہوائی جہاز اوپر پرواز کر رہے تھے۔ معائنہ کرنے کے بعد شہنشاہ جاپان نے کہا دنیا میں بدامنی بڑھ رہی ہے اور حالات پیچیدہ صورت اختیار کر رہے ہیں۔ اس لئے جاپانی سلطنت کا مشن زیادہ اہمیت اختیار کرتا جاتا ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ فوج کو مضبوط بنایا جائے اور اس کا معیار بلند کیا جائے

واشنگٹن ۲۱ اکتوبر۔ کرنل ناکس بحری سکرٹری امریکہ نے اپنے محکمہ کے ماتحت افراد کو ہدایت دی ہے کہ وہ اپنے بحری مراکز کو زیادہ مضبوط کریں اور ہر وقت تیار رہیں کیونکہ قوم کی تاریخ میں یہ نہایت اہم وقت ہے۔

لنڈن ۲۲ اکتوبر۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے آج دن دہاڑے دشمن کے علاقوں پر چھاپے مارے ایک تجارتی جہاز پر بم گرایا۔ دشمن کے جہازوں کے ایک قافلہ پر بم برسائے۔ جس سے ایک جہاز پر نشانہ لگتے دیکھا گیا۔ لمبی مار کی توپیں بھی ہوائی جہازوں کو مدد دے رہی ہیں تین دن سے متواتر فرانس کے کنارے پر گولے برسا رہی ہیں۔ آج صبح اس گولہ باری سے ڈوور کا علاقہ تھرا اٹھا۔ چونکہ کہر چھائی ہوئی تھی۔ اس لئے معلوم نہ ہو سکا کہ دشمن کا کتنا نقصان ہوا ہے۔

لنڈن ۲۲ اکتوبر۔ کل رات دشمن نے مڈلینڈ پر زیادہ حملے کئے۔ لنڈن پر معمولی حملے تھے۔ تین جرمن جہاز برباد کر دیئے گئے۔

قاہرہ ۲۲ اکتوبر۔ دو دفعہ ہوائی حملے کے خطرہ کا اعلان کیا گیا۔ اتوار کی رات کو اطالویوں نے دو دفعہ حملہ کر کے کچھ آدمیوں کو زخمی اور ہلاک کیا۔ بحرین اور سعودی عرب پر اطالویوں کے حملہ کے خلاف ہندوستان کے مسلمان لیڈر اور عرب غصہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر اور پنجاب مسلم لیگ کے صدر نواب آف ممدوٹ نے اطالوی حملوں کے خلاف ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ ان لوگوں کی مدد کریں۔ جو آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں۔

لنڈن ۲۲ اکتوبر۔ برطانیہ جس بہادری سے دشمن کا مقابلہ کر رہا ہے اس کی وجہ سے روم اور برلن میں بہت بے چینی پھیل رہی ہے۔ اور وہاں سے عجیب بولیاں بولی جا رہی ہیں۔ کونٹ چیانو کے اخبار نے برطانیہ سے اپیل کی ہے کہ صلح کر لو۔ ایک جرمن اخبار نے لکھا ہے کہ برطانیہ کے لئے اب بھی باعزت صلح کرنے کا موقع ہے

ٹوکیو ۲۲ اکتوبر۔ برطانوی سفارتخانہ نے برطانوی باشندوں کو مشورہ دیا ہے کہ جس قدر جلد ہو سکے۔ جاپان سے چلے جائیں۔ یہ مشرق بعید کی ڈانواں ڈول حالت کی وجہ سے کہا گیا ہے۔ جاپان سے امریکن باشندے بھی جا رہے ہیں۔

دہلی ۲۲ اکتوبر ہندوستان کے کمانڈر انچیف نے ہندوستانیوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ہندوستانی فوجوں کے لئے دوربینیں اور ریوالور تحفہ کے طور پر دیں نیز کہا ہے۔ کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ یہ چیزیں ہندوستان میں تیار کی جائیں۔ مگر اس کے لئے وقت لگے گا۔

بخارسٹ ۲۲ اکتوبر۔ آج یہاں زلزلے کے تین سخت جھٹکے لگے۔ جن سے بہت سے مکانات گر گئے۔ اور بہت کچھ نقصان ہوا۔ ابھی تفصیلی حالات معلوم نہیں ہوئے۔

دہلی ۲۲ اکتوبر۔ کل فیض آباد (یو۔ پی) کے قریب موٹر کے حادثہ میں پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کو چوٹیں آئیں۔ جو زیادہ سخت نہ تھیں۔ حادثہ کے بعد انہوں نے سفر جاری رکھا۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah